فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۶۸۶ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ ایل

حبُّ الوطن من الایمان

سالانہ دو دستی ... فی پرچہ ۸ نئے پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ نسیم علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۷/۲۷ امین آباد پارک لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم — قیمت فی پرچہ ۸ نئے پیسے

جلد نمبر ۱۳	کم اپریل سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۲ھ	شمارہ نمبر ۱۷

پردیس کی عید

وحیدہ نسیم علوی کاکوروی

ہر طرف ایک سکوت طاری ہے
عید کی شام بوجھ بھاری ہے
دل بھر آتا ہے دیکھ کر بادل
کیوں ہے نقش و نگارِ آرائش
آئینہ سے نظر بچاتے ہیں
دیکھنا اے صبا نہ شاخ ہلے
آئی گل کی نوید پہونچانے
دونوں شانوں کو ہے کئے بوجھل
دلہن کو ذرا سا ایک ٹیکا ہے
کامدانی کو ست کھو تارے
بیل بوٹے ستم ہیں دامن کے
جھجھانے لگے ہیں دل کے تار
نہ بھا دل کو رنگ دکھلا کے
گتھیاں خاک یہ سلجھتی ہیں!
دیکھنا آنکھ بھر نہ آئے کہیں
اشک دسرے میں پھر لڑائی ہے

دل کو پھر اذن آہ و زاری ہے
چاند سے غم کی پردہ داری ہے
پھیل جاتا ہے آنکھ میں کاجل
کس لئے یہ بہار زیبائش
خود کو دھوکہ میں گویا لاتے ہیں
یوں نہ کوئی کسی سے عید ملے
تو صبا دل کا ساز کیا جانے
دوش پہ یہ حسین سا آنچل
اس کا گوٹہ اگر دمکتا ہے
تن پہ بکھرے ہوئے ہیں انگارے
پھول چبھتے ہیں خار بن بن کے
جوڑیوں میں یہ کیوں ہوئی جھنکار
ہاتھ جوڑوں ستارے آگے
بالیاں زلف سے الجھتی ہیں!
دل کی رنگت نکھر نہ جائے کہیں
ضبط گریہ تری دہائی ہے

غزل

ذکی صاحب ذکی کاکوروی

آئی یہ کس کی یاد ہے عمرِ رواں لئے
بیٹھی کہ ایک بھولی ہوئی داستاں لئے
اللہ رے کمال محبت کی وسعتیں
بیٹھے ہیں دل کے گوشہ میں کون و مکاں لئے
کوئی اگر نہ سمجھے تو میرا قصور کیا
میرا ہر ایک شعر ہے ایک داستاں لئے
پاس ادب ہے ورنہ یہ پوچھوں حضور سے
میری طرح رقیب سے بھی امتحاں لئے؟
یاران قافلہ سر منزل پہونچ گئے
بیٹھے رہے ہم اپنی ہی مجبوریاں لئے
زاہد ہمارے خوابوں کی تعبیر دیکھنا
اک محشر خیال ہے رشک جناں لئے
دل تو گیا تھا پہلے ہی جان بھی ہے آپ کی
آئے ترے حضور ہیں دونوں جہاں لئے
اپنے غم و الم کی رہی فکر کب ذکی
ہنستے رہے جہاں میں غم دو جہاں لئے

آپ کے التفات پیہم کی
برق ابتک ادھر نہیں چمکی

کاکوری اخبار کو نکلے ہوئے آج آٹھ ماہ پورے ہو رہے ہیں یہ ستر ہویں اشاعت آپ کے پیش نظر ہے۔ غالباً آپ نے ہماری امنگوں، ولولوں اور ارادوں کا صحیح اندازہ لگایا ہوگا۔ اگرچہ اخبار کی صحیح ترتیب اپنی طبیعت کے مطابق ابھی تک ہم نہیں کر پائے ہیں پھر بھی ہم نے حتی الامکان اس کی کوشش کی ہے کہ پہلی اشاعت میں جو لغزشیں ہوئیں وہ دوسرے میں واقع نہ ہو پائیں۔ تیسرا قدم اس سے بھی زیادہ سنبھلا ہوا تھا کہ خود معترضین کو اعتراف شکست کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ یقین مانئے کہ ہم اعتراضات سے کبھی بھی ہراساں نہیں ہوتے۔ سمجھتے ہیں کہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ فطرت کے اٹل قانون کے تحت روشنی کے ساتھ تاریکی امید کے پہلو بہ پہلو یاس و ناامیدی، دشواریوں کے نقش قدم پر آسانیاں اور پھولوں کے دامن میں کانٹوں کی موجودگی لازمی ہے۔ کامیاب انسان وہی ہے جو تاریکی، مایوسی اور کانٹوں کی چبھن سے گھبرائے بغیر اپنی منزل کی طرف گامزن رہے۔

اعتراض کیجئے، اغلاط کی گرفت کیجئے، چشم ما روشن دل ما شاد مگر ساتھ ہی اس خیال کو بھی فراموش نہ کیجئے اس پر بھی غور کیجئے کہ ان دو چار قدموں ہی میں ہمیں کن کن دشواریوں اور مجبوریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بعض حضرات نے تو ہمیں یہاں تک دوستانہ مشورہ دے ڈالا کہ یہ کام تنہا ہمارے بس کا نہیں۔ بلکہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے مصداق ہوگا۔ لیکن مالک دو جہاں کی کارسازی اخبار کے پرستاروں کا دلی تعاون اور ہمارے غیر متزلزل استقلال نے قدم قدم پر ہماری مدد کی اور اس کلیہ پر یقین رکھتے ہوئے کہ "مشکلے نیست کہ آساں نہ شود" فخر و مسرت کے ساتھ یقین دلاتے ہیں کہ اب ہمارا ہر قدم انشاء اللہ العزیز ترقی کی طرف بڑھتا ہی جائے گا۔ بشرطیکہ ناظرین کرام اور ہمدردان اخبار کا تعاون شامل رہا۔

بہر حال یہ سب تو ہوا اور ہوتا رہے گا، ہمیں حیرت ہے کہ ہمارے کرم فرما ادیبوں، نثاروں، شاعروں کے ساتھ ساتھ ادب نواز بھی بھی سر بلب اور ساکت کیوں ہیں کیا ہم یہ سمجھیں کہ کاکوری اخبار قابل التفات نہیں۔ ہم محترمہ وحیدہ نسیم صاحبہ کے دلی شکر گذار ہیں کہ انھوں نے اپنی محنت و کاوش کا اچھا خاصہ سرمایہ بغرض اشاعت بھیجا ہے اور آئندہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔

ہم اشاعت پیش نظر میں ایک مراسلہ عزیزی اشتیاق احمد صدیقی کا شائع کر رہے ہیں یہ کویت عربیہ سے موصول ہوا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ منشی نیاز علی صاحب مدینہ سے، ایم ایس علوی صاحب واشنگٹن سے، اشفاق علی صاحب جدہ سے، رونق جعفر صاحب واشنگٹن سے، کے ایم علوی صاحب نائجیریا سے، ظہیرالدین حسین صاحب لندن سے، سید اشفاق رسول صاحب نیویارک سے کم از کم اخبار پہونچنے کی رسید ہی لکھ دیتے۔ عزیزو! خط نصف ملاقات مانا گیا ہے۔ ادیب وقت کا قول ہے کہ مادر وطن کی جدائی اور وطن والوں کی تکلیف اور پریشانیوں پر اگر کلیجے سے آہ نہ نکلے تو سمجھنا چاہئے کہ دل مر گیا اور روح کی موت ہو چکی۔

دنیائے عالم کے دانشمند متفق ہیں کہ وطن کی محبت سے انسان کا دل خالی نہیں ہو سکتا اگر کوئی ایسا ہے جو اس ذائقہ سے نا آشنا ہے تو وہ ع

کچھ اور بلا ہوتی ہے وہ دل نہیں ہوتا

ادارہ کاکوری اخبار کی طرف سے

عید الاضحیٰ

مبارک ہو

مراسلات

مکرمی تسلیم! امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ کاکوری اخبار پابندی سے مل رہا ہے۔ آپ بذریعہ اخبار ہم (البنگلہ کاکوری) سے اپنے اپنے اشعار طلب فرماتے ہیں۔ مجھے نہایت شرمندگی اور افسوس ہے کہ میں اپنی ناسازئ مزاج، کچھ کالج کی مصروفیات اور کچھ ادبی سرگرمیوں کی بنا پر آپ کی فرمائش بروقت پوری نہ کر سکی۔ دست بستہ معافی کی خواستگار ہوں۔ فی الوقت اپنی پانچ نظمیں اور پانچ غزلیں کاکوری اخبار کے لئے بھیج رہی ہوں۔ اگر سلسلے میں شائع ہوں تو پانچ ماہ کے لئے کافی ہیں۔ اگر میرے مضمونوں نے پسند فرمایا اور آپ نے ہمت افزائی کی تو ان شاء اللہ دو تین ماہ بعد اور غزلیں اور نظمیں ارسال کروں گی۔ خط لکھنے کی فرصت نہ ہو تو بذریعہ اخبار ہی اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمائیے تاکہ اس پر عمل کروں۔ اور جلد یا بدیر نظموں اور غزلوں کا مزید ذخیرہ ارسال کر دوں۔

مخلص وحیدہ نسیم

(۲)

کویت عربیہ

عم محترم السلام علیکم: آپ کا پرچہ کاکوری اخبار دو ماہ سے تقریباً پہونچ رہا ہے۔ یاد آوری کا شکریہ۔ خاندان کی خبریں مل جاتی ہیں گو دیر میں ملتی ہیں۔ کیونکہ یہاں اخبار پورے ۲۲ دن کے بعد پہونچتا ہے۔ پھر بھی غنیمت ہے زمانہ نے پردیس میں لا کر ڈال دیا۔ کس طرح خاندان منتشر ہوئے۔ بھرے بھرے گھر اجڑ گئے۔ وطن کی یاد کسی طرح دل سے نہیں جاتی وہاں کی سوسائٹی، مجلسیں، محفلیں ہر وقت یاد آتی ہیں۔ دوست احباب عزیز و اقارب کی تصویریں آنکھوں کے سامنے گردش کرتی رہتی ہیں جس تہذیب و تمدن کو ہمارے اجداد نے صدیوں میں تیار کیا تھا اس کو گردش فلک کج رفتار نے چشم زدن میں اجاڑ کر رکھ دیا۔ اب نہ زندگی کا لطف ہے نہ زندگی میں سکون ہے۔ مجھے وطن چھوڑے ہوئے تقریباً ۳ سال ہو گئے اور ایک سال یہاں ہو گیا یہاں عربوں کے درمیان زندگی گذر رہی ہے۔ شہر خوبصورت ہے عرب کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ دن رات ترقی کی طرف گامزن ہے۔ ریگستان میں جہاں پانی کا پتہ نہیں کہیں کہیں ہلکے کھاری پانی کے کنویں تھے اب سمندر کا پانی کھینچ صاف اور میٹھا کر کے پینے کے قابل کیا جا رہا ہے۔ سات سات آٹھ آٹھ منزل کی عمارتیں ہیں۔ کارپوریشن کی عمارت جو شیشے کی بنی ہے ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اسی طرح خوبصورت اور شاندار عمارتیں بن رہی ہیں۔ اس سال کے لئے دو ارب روپیہ کا خرچہ شہر کے لئے منظور ہوا ہے کویت آئیل کمپنی کی بدولت یہ سب کچھ ہے انگریزوں کی کمپنی ہے جس کا نصف منافع شیخوں کو ملتا ہے بعضے شیخوں کی کاروں کے آگے بمپر سونے کے لگے ہوئے ہیں۔ صوفہ سٹ سونے کے ہیں۔ یہاں کی اصلی آبادی بہت مختصر ہے زیادہ تر فلسطینی اور لبنانی عرب ہیں۔ پھر ہندوستانی و پاکستانی ملازمت پیشہ۔ فلسطینی اور لبنانی عرب یوروپینز کی طرح سوٹ پہنتے ہیں اور ان کی عورتیں انگریز عورتوں کی طرح اسکرٹ، ٹانگیں کھلی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین نقیب الاشرف کی اہلیہ محترمہ بھی اسی طرح بغداد میں رہتی ہیں۔ اور موٹروں پر گھومتی ہیں۔ بعض عورتیں اس کے اوپر گاؤن کی طرح برقعہ ڈال لیتی ہیں۔ وہ بھی ہوا سے اڑا کرتا ہے۔ کویتی اور بدو عرب لمبے کرتے جس کے نیچے بعضے پائجامے پہنتے ہیں بعضے یونہی رہتے ہیں جب کرتا سمیٹتے ہیں تو سب کچھ نظر آ جاتا ہے اسے داشتہ کہتے ہیں۔ اس کے اوپر بعضے کوٹ اور زیادہ تر عبا پہنتے ہیں۔ سر پر رومال باندھتے ہیں جسے جافیہ کہتے ہیں بعضے یونہی لپیٹ لیتے ہیں بعضے اس کے اوپر غطرہ باندھتے ہیں۔ جو رسی موٹی ڈوری کی طرح ہوتا ہے۔ عورتیں ان کی بھی انگریزی لباس پہنتی ہیں لیکن اسکے اوپر برقعہ ضرور پہنتی ہیں۔ باریک کپڑے کی نقابیں زیادہ تر پڑی رہتی ہیں۔ حسن ہی حسن نظر آتا ہے۔ بدو عورتیں برقعہ اور نقاب بہت احتیاط سے پہنتی ہیں سوائے آنکھوں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ لوگ

عبادت کے بہت پابند ہیں۔ جہاں پر وقت آیا ریت پر تیمم کر لیا اور فرض رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر شہر کے باہر جائیے تو بدو عورت برقعہ پہنے گدھے پر سوار اور دھوپ میں چھتری لگائے بکریاں بھی چراتے نظر آتی ہیں۔ زیادہ تر یہ لوگ شہر کے باہر بکری کے بالوں کے بنے ہوئے کمبل خیموں میں رہتے ہیں۔ یہاں کے اکثر رئیس عرب بھی گرمیوں میں شہر کے باہر ریگستان میں خیموں میں چند روز گذارتے ہیں کیونکہ خیموں میں ہوا ٹھنڈی ہو کر آتی ہے۔ دولت کی فراوانی ہے۔ عیاشی زوروں پر ہے سوائے بدو عورتوں کے یا پھر غیر نسل کی عورتیں جو بہت ہی زیادہ پردہ دار ہوتی ہیں سیاہ جسم پر سفید قفتان کپڑے پہنے سفید موزے اور سفید جوتے پہنے رہتی ہیں۔

میں کویت سے ۳۰ میل کے فاصلے پر احمدی میں کام کرتا ہوں۔ احمدی سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا شہر فحاحیل ہے وہاں رہتا ہوں۔ چھوٹا موٹا اچھا شہر ہے مکان کا کرایہ ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے دو کمرے ہیں۔ صحن بڑا ہے باورچی خانہ پاخانہ غسل خانہ ہے بیچ میں ایک چھوٹی سی کیاری ہے جس میں پھول وغیرہ لگے ہیں پانی کی تنگی ہے۔ ہفتہ میں ۲۰۰ گیلن پانی ملتا ہے مجھکو تو مفت ملتا ہے لیکن دوسرے جو آئیل کمپنی میں کام نہیں کرتے ایک دینار میں ملتا ہے ایک دینار ۱۳ روپیہ ۵ آنہ کا ہوتا ہے اسی طرح تیل مجھ کو مفت ملتا ہے مہینہ میں ۱۲ گیلن کیونکہ تیل کے چولھے ہیں یوں تیل ۱۰ر گیلن ہے۔ پٹرول بھی اسی بھاؤ ہے۔ سبزیاں ایک روپیہ کی آدھ سیر، ٹماٹر دو روپیہ سیر، گوشت ۸ روپیہ سیر بال بنوائی دو روپیہ۔ قمیض کی سلائی پانچ روپیہ۔ سوٹ کی سلائی ۸۰ روپیہ۔ سونا ۱۴۲ روپیہ تولہ۔ ریڈیو سٹ ریفریجریٹر سستے ہیں شکر ۱۰ آنہ سیر آٹا دو روپیہ کا ۲ سیر ہے۔

بچے ماشاءاللہ اچھے ہیں آداب گذارتے ہیں۔ عمر مصطفیٰ بڑا لڑکا کراچی میں تنہا مقیم ہے۔ اب کی انٹر کامرس (دائیں لے) کے دوسرے سال کے امتحان میں بیٹھ رہا ہے۔ سندھ مسلم کالج میں ہے ظفر مصطفیٰ جو دس گیارہ برس کا ہے چھٹے درجہ میں ہے۔ میرے ساتھ ہے۔ اس سے چھوٹی لڑکیاں شاہدہ، عارفہ، عائشہ بھی میرے ساتھ ہی ہیں۔ عربی سب بچے کچھ نہ کچھ بولنے لگے ہیں۔ میں احمدی کام کرنے جاتا ہوں۔ سات بجے ڈیوٹی شروع ہوتی ہے ۴ بجے چھٹی ہوتی ہے۔ جمعرات و جمعہ دو دن چھٹی رہتی ہے ہفتہ میں ۵ دن کام ہوتا ہے میں جمعہ اور جمعرات کو بھی جاتا اوور ٹائم کرتا ہوں۔ ۲۵ روپیہ یومیہ کون چھوڑے۔ سب کچھ تو لکھ دیا۔ اچھا فی امان اللہ

اشتیاق احمد صدیقی فتحپوری

لکھنؤ ۱۲ر اپریل

عزیزمن اسلام علیکم۔

کاکوری اخبار میں آپ کی معذرت نظر سے گذری۔ سوال خبر دیر سے شائع ہونے کا نہ تھا۔ بلکہ خبر مبالغہ آمیز تھی۔ نہ حالت تشویشناک تھی اور نہ تہران کو دیکھنے آئے تھے۔ وہ اپنے ایک سرکاری کام سے آئے تھے۔ جس اندیشے کی بنا پر مجھے اعتراض تھا وہ صحیح ثابت ہوا۔ یعنی پاکستان سے پریشانی کے خطوط آنا شروع ہو گئے۔ میں نے نواب سلمہ سے بھی کہا تھا کہ خبر شائع کرنے سے قبل تحقیق کر لینا چاہیے بس۔ والسلام

شہاب الدین کرمانی

پاکستانی ڈاک

خلیق احمد صاحب علوی نے ابھی چند روز ہوئے اپنے دانت نکلوائے تھے۔ موصوف کے جب نیچے کے دانت نکالے جا رہے تھے اس وقت ایک داڑھ نکالنے میں جبڑے کی ہڈی بھی نکل آئی جس کی وجہ سے بہت تکلیف رہی۔ ڈاکٹر نے ہڈی کاٹ کر دانتوں کی پلیٹ لگا دی ہے۔ اب الحمدللہ اچھے ہیں۔

— پاکستانی شپ اونرز ایسوسی ایشن کی بارہویں جنرل میٹنگ میں جناب اظہرالدین احمد صاحب کرمانی کو سکریٹری منتخب کر دیا گیا۔

بشیر احمد صاحب علوی اب اسپتال سے گھر واپس آگئے ہیں۔ اب بحمداللہ پہلے سے تکالیف میں قدرے کمی ہے۔ علاج جاری ہے۔

پرویز صاحبزادہ محامد علی صاحب عباسی کے سینئر کیمبرج میں کامیاب ہونے کی خوشی میں ایک زنانہ محفل میلاد جناب علاءالدین صاحب کرمانی نے منعقد کی جس میں قریبی اعزاء نے بھی شرکت کی۔

اقبال احمد صاحب علوی کے پیٹ میں درد رہنے کی شکایت ہوگئی ہے۔ بجلی کا علاج ہو رہا ہے درد کسی حد تک کم ضرور ہے۔

پروین فاطمہ بنت وکیل احمد صاحب قدوائی کے بچے کا عقیقہ ہوا جن میں مخصوصین نے شرکت فرمائی۔

کموڈور محمد آصف علوی صاحب چند دنوں کے لئے سرکاری کام سے کراچی آئے ہوئے تھے، واپس چلے گئے۔

منظر علی علوی صاحب جو تین ماہ سے اپنے جہاز کی مرمت کی وجہ سے رکے ہوئے تھے۔ ۱۰ اپریل کو روانہ ہوگئے۔

صغیر احمد صاحب علوی کو ریڈیو پاکستان کراچی میں خبریں نشر کرنے کے لئے منتخب کر دیا گیا ہے۔ آج کل وہ شام کو ۵ بجے والی خبریں نشر کرتے ہیں ہم اس تقرر پر حافظ نصیر احمد صاحب علوی اور ان کے تمام اعزاء کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

روبینہ نظامی نواسی بشیر احمد صاحب علوی طاہرہ فاطمہ کی صاحبزادی کی ابھی پچھلے ہفتے ٹانگ جل جانے کا حادثہ پیش آیا۔ لڑکی جھولے میں لیٹی ہوئی تھی کہ اتفاقاً دیا سلائی کی جلتی ہوئی تیلی جھولے میں گر گئی۔ فوراً طبی امداد پہنچا دی گئی اب بحمداللہ اچھی ہے۔

فریدالدین صاحب علوی عرف عقیل صاحب جو پی آئی اے میں ملازم ہیں ہندوستان سے واپس آنے کے بعد ان کا تبادلہ لاہور کر دیا گیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرید صاحب چند ماہ بعد ٹریننگ کے سلسلے میں کراچی آئیں گے فی الحال انھوں نے پچھلے ہفتہ لاہور میں چارج لے لیا ہے۔

جناب عظیم الدین صاحب علوی کراچی سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

کمال علوی صاحب صاحبزادہ اقبال احمد صاحب علوی کو پچھلے ہفتہ محکمہ موسمیات میں ملازمت مل گئی۔ اللہ والدین کو مبارک فرمائے۔

ضمیرالدین صاحبزادہ عظیم الدین صاحب کا تبادلہ سرگودھا ہوگیا ہے۔ موصوف کو پاکستان ایئرفورس کمیشن ابھی پچھلے دو سال ہوئے ملا تھا۔ اب ان کا تبادلہ بحیثیت پائلٹ ہوا ہے۔

والدہ نظام الدین صاحب علوی کو چند روز سے ہولی فیملی اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے تکالیف شدت اختیار کرنے لگی تھیں لہٰذا ڈاکٹر کا مشورہ ہوا کہ ان کو اسپتال میں داخل کر دیا جائے اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

توقیر صاحبزادہ فضل احمد کرمانی صاحب کو ابھی پندرہ بیس روز سے بخار آ رہا ہے ڈاکٹر نے ٹائیفائڈ بتایا ہے اب پہلے سے اچھے ہیں۔ ابھی حرارت رہتی ہے۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے ڈاکٹر اطمینان دلاتے ہیں کہ حرارت ابھی جاتی رہے گی۔

سیدہ اکبر علی ابھی پچھلے دنوں شدید پیچش میں مبتلا ہوگئیں تھیں اس سے ٹھیک ہو کر اٹھی تھیں کہ شدید نزلہ بخار میں مبتلا ہیں

ڈاکٹر دکھایا ہے پہلے سے قدرے بہتر ہیں۔

امیر احمد صاحب داماد مسعود احمد صاحب عباسی نے اپنے دولتکدہ پر ایک مشاعرہ کیا جس میں شعراء کاکوری اور کراچی کے چند مخصوص حضرات نے اپنا کلام سنایا۔ مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ مشاعرہ کی صدارت جناب میر مقبول علی صاحب رند کاکوروی نے فرمائی۔

میخانۂ ادب کا ماہانہ طرحی مشاعرہ ۲۰ مئی ۱۹۶۷ء کو بشیرہ ہاؤس ناظم آباد نمبر ۲ میں ہوگا جس میں قوافی دل، بسمل، قاتل وغیرہ ہوں گے اور ردیف کی آزادی ہے۔ اہل ذوق اور اہل فن حضرات سے امید ہے کہ شرکت فرما کر ادب نوازی کا ثبوت دیں گے۔

تصحیحات: گذشتہ اشاعت میں جس مشاعرہ کا انتخاب شائع ہوا ہے اس میں کچھ اغلاط رہ گئی ہیں۔ براہ مہربانی درست فرمائیے۔

مسکین کاکوروی: مطلع کے مصرعہ ثانی میں "کہہ دے یہ اب تو جا کے کوئی کوئے یار میں"
مقطع کے مصرعہ اولیٰ میں "تم تو یہ کہہ گئے تھے کہ آؤ گے تم ضرور"

رند کاکوروی: دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ "ہم نے مانا کہ وفا حسن نے چھوڑی لیکن"
مقطع کے پہلے مصرعہ میں شروع میں کہیں ہونا چاہیے تھیں لکھدیا
مصرعہ یوں ہے "کہیں زنجیر کہیں دار کہیں تیغ و تبر"

سحر کاکوروی: کے تیسرے شعر کے مصرعہ ثانی میں "میرا جانب مے ساقی کی نگاہ کیا تھی"

ساقی کاکوروی: مقطع کے مصرعہ ثانی میں "خوش نہ آئی تجھے اس بزم کو اے ساقی"

ورد کاکوروی کا تیسرا شعر ہے اس کا مصرعہ ثانی ہے "جن کے شوق میں لیا تھا جذبہ پروانہ" پروانہ لکھدیا ہے۔

عالی صاحب کے مقطع میں مصرعہ ثانی ہے۔ "مرعوب ایسے ہوگئے حسن بتاں سے ہم" اس میں کچھ کا اضافہ کردیا ہے۔ غلط ہے۔

پروفیسر وحیدہ نسیم صاحبہ ہلال احمر کے مشاعرہ میں شرکت کیلئے رحیم یار خاں تشریف لائی تھیں قیام سید سجاد الحسن صاحب علوی جناب کے یہاں رہا۔ شام کو وصیفہ سجاد علوی نے اپنی خالہ کے اعزاز میں چاء پر چند مقامی سخن فہم خواتین کو مدعو کیا محفل اچھی رہی اور محترمہ وحیدہ نسیم صاحبہ نے اپنا تازہ کلام سنایا جس میں ان کی طنزیہ نظم ابر تھی بہت پسند کی گئی۔

لاہور کی خبر ہے کہ بیگم نجم خلیل کی صاحبزادی نزہت کے خسرہ نکل آئی تھی اب بحمد اللہ بہتر ہے۔

بیگم ثریا اعتماد الحسن صاحب علوی کو بچی کی ولادت کے بعد تیز بخار آ رہا ہے خداوند کریم صحت عطا فرمائے۔

معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب علوی جو عرصہ سے نیند نہ آنے کے مرض میں مبتلا تھے اب بحمد اللہ اچھے ہیں مگر ان میں کمزوری اور نقاہت کے آثار نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

بیگم افتخار احمد صاحب صدیقی۔ کویت عربیہ کی اطلاع ہے کہ بیگم افتخار احمد صاحب صدیقی کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی استفراغ ہوا۔ اسپتال میں داخل ہوگئی ہیں۔ باری تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

بیگم عبدالحکیم صاحب ڈھاکہ کے ایک معتبر نجی خط سے یہ معلوم کرکے قلق ہوا کہ موصوفہ شدید علیل ہیں۔ چٹاگام کے ڈاکٹر صحیح تشخیص نہیں کر پائے۔ اب موصوفہ کو ڈھاکہ لایا گیا ہے یہاں ڈاکٹروں نے خون جانچ کے لئے بھیجا ہے نتیجہ معلوم ہونے پر مرض کی صحیح تشخیص معلوم ہو سکے گی۔

بعد کی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ آپریشن ہوا ہے تفصیل کا انتظار ہے۔ خدا کرے کامیاب آپریشن ہوا ہو۔ اور صحت کلی عطا ہو۔

حالاتِ وطن

ریڈیو: معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مولانا مصطفیٰ حسن صاحب علوی کی "عید الاضحیٰ کی اہمیت" کے عنوان پر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لکھنؤ سے بقرعید کے دن ایک بجے دن میں گفتگو نشر ہوگی۔

اہلیہ افتخار احمد صاحب علوی بنت عبد الرحمٰن صاحب علوی مرحوم دہلی سے وطن آگئی ہیں فی الحال لکھنؤ میں قیام ہے زچہ و بچہ بحمد اللہ دونوں بخیریت ہیں۔

عبد القدیر علوی صاحب جن کو اندور سے لکھنؤ اسٹیٹ بنک میں آئے صرف ایک سال کی قلیل مدت ہوئی، وہ اپنے حلقہ میں اتنے ہر دلعزیز ہو گئے کہ انھوں نے اسٹیٹ بنک ایسوسی ایشن کے تحت زین مقابلہ میں بحیثیت سکریٹری کامیابی حاصل کی۔ ادارہ کاکوری اخبار ان کی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

زبردست چوری: قاضی ولی حیدر صاحب عباسی کے یہاں بنگلے میں زبردست سرقہ کی واردات ہوئی۔ بنگلے کا دروازہ توڑ کر اندر کی سٹکنی کھولنے والے نے کھولی اور قاضی صاحب کے سرہانے قالین کے نیچے ان کی صدری رکھی ہوئی تھی جس میں تین ہزار روپیہ نقد بشکل نوٹ اور سونے کے توڑے پاؤں کے جس کی قیمت ڈھائی تین ہزار سے کسی طرح کم نہیں تھی۔ دس دس تولے کے دو تھے چرا لے گئے۔ جس کی اطلاع دوسرے دن صبح کو ان کو ہوئی۔ پولیس میں رپورٹ درج کرائی گئی شام کو پولیس تفتیش کے لئے آئی۔ نمائندہ کاکوری اخبار نے قاضی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے کوئی نامزد رپورٹ کی ہے تو موصوف نے فرمایا کہ جب میں نے کسی کو دیکھا نہیں تو میں نامزد رپورٹ کیا کرتا۔ نمائندہ نے پوچھا کہ کیا آپ کو اپنے اس چھ روزہ ملازم پر شبہ ہے تو قاضی صاحب نے کہا کہ میں نے پولیس سے کہہ دیا ہے کہ یہ نیا نوکر جو آج چھ دن سے ملازم ہوا ہے مجھے اس پر شبہ نہیں ہے بلکہ جس ملازم کو ۱۵ دن پیشتر برخاست کیا ہے اس پر ضرور شبہ ہے۔ پولیس عادتاً دونوں کو تھانے لے گئی اور کہا جاتا ہے کہ خوب مرمت کی۔ اور یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ تھانہ پر جو رپورٹ درج کی گئی ہے اس میں دونوں ملازم سابق و جدید نامزد ہیں، حالانکہ ملازم جدید احمد بخش خود قاضی صاحب موصوف کے پلنگ سے پلنگ ملائے برساتی میں لیٹا ہوا تھا۔ صبح کو اٹھ کر مالک کے ساتھ کوٹھی میں داخل ہوا۔

ہم اس سے پہلے بھی سرقہ اور نقب زنی کے متعدد واقعات لکھ چکے ہیں۔ اور اسی ہفتہ میں دو جگہ نقب زنی ہوئی ہے احاطہ حضرت صاحب میں اور مخلاق محلہ میں۔ اول الذکر میں لوگ جاگ اٹھے کامیابی نہیں ہو پائی۔ مگر مثل محلہ میں عیوض تکیہ والے کے یہاں ہاتھ صاف کر دیا۔

اور تو اور رہزنی جو ادھر چار چھ ماہ سے ختم ہوئی تھی ۲۰ اپریل کو ایک یکہ لکھنؤ سے آتے ہوئے نئی اور پرانی سڑک کے کراس پر دمیٹیا کے پاس لوٹا گیا۔ رستم ساکن بہٹہ ٹولہ کاکوری اپنا یکہ لئے لکھنؤ سے آرہا تھا۔ شام کے ۷ بجے تھے چند بدمعاش جو لاٹھیوں سے مسلح تھے انھوں نے جیسے یکہ قریب پہنچا لاٹھیاں چلانا شروع کر دیں۔ ایک شخص کنجی لال ساکن دہدیہ جو سائکل پر لکھنؤ اپنی ڈیوٹی پر سے واپس آرہا تھا بدمعاشوں نے اس پر بھی لاٹھیاں چلائیں۔ غرض رستم ساکن کاکوری، بلدیو ساکن درگا گنج، کنجی لال ساکن دہدیہ تینوں مضروب اسپتال میں لائے گئے۔ یکہ والے اور بلدیو سے جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا۔

ہم حکام بالا کو اس طرف متوجہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اتنی چوریاں اور رہزنی اگر اس پر توجہ نہ کی گئی تو آئندہ جان و مال کا خدا ہی مالک ہے۔ تھانیدار صاحب ابھی چار روز ہوئے نئے آئے ہیں۔ ابھی ان کو قصبہ ہی میں واقفیت حاصل کرتے دن لگیں گے۔

پاربتی دیوی، رو گرام سیوکا ہیں جن کا تبادلہ اس عذر کے ساتھ رد کئے کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ کسی بین امتحان میں شرکت کرسکے۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی اور آخر کار تبادلہ ملیح آباد ہوگیا ہمارے خیال میں یہ زیادتی ہے بچوں کی تعلیم کا عذر تو بڑے بڑے افسران کے تبادلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

مسٹر جیسوال کلرک اور مسٹر گنگا گرام سیوک کا بھی تبادلہ ہوگیا ۲۳ر اپریل کو بلاک میں بی۔ ڈی۔ او صاحب کی طرف سے اچھی خاصی الوداعی پارٹی دی گئی۔

الحاج منشی احترام علی صاحب علوی کے بارے میں یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی کہ موصوف علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کے ممبر پھر منتخب ہوگئے اور کورٹ کی میٹنگ میں شرکت کے لئے علی گڑھ روانہ ہوگئے۔ غالباً ۲۹ر اپریل کو واپس آجائیں گے۔

حبیب بانو صاحبہ نے اپنے نومولود صاحبزادے کے ختنہ کے سلسلے میں ایک تقریب اپنی قیام گاہ واقع دفتر حقیقت نگہت لین روڈ لکھنؤ پر کی جس میں لکھنؤ میں مقیم اعزا سب شریک ہوئے۔

حافظ نصیر احمد صاحب علوی کی حالت بدستور ہے کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ معذوری زیادہ بڑھ رہی ہے۔ باری تعالیٰ شفا دے۔

روح الامین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف پچھلے ہفتہ سے شدید بیمار ہوگئے ہیں۔ ضعف معدہ ہوگیا ہے دست برابر آرہے ہیں۔ کمزور زیادہ ہوگئے ہیں۔

بیگم معین احمد صاحب علوی پہلے بڑی لڑکی نشا کا کھما کے خسرہ نکلی وہ تو بحمداللہ مرجھی۔ خود موصوفہ کو شدید بخار شروع ہوگیا۔ دوسرے ہی دن شدت بخار کے بعد خسرہ دکھائی دی۔ آج چھٹا دن ہے۔ بخار بھی تیز ہے۔ اگرچہ دانے کم ہو رہے ہیں مگر تکلیف میں کوئی کمی نہیں ہوئی اللہ تعالے صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

انتقال پر ملال

آج ۲۰ر اپریل دو بجے دن ہمیں یہ خبر وحشت اثر ملی کہ شیخ ارشاد الدین حیدر نے ایک طویل علالت کے بعد انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ٹرنر موریسن کمپنی مشرقی پاکستان میں ملازم تھے علالت ہی کے سلسلے میں عارضی پرمٹ پر وطن بغرض علاج آئے تھے۔ سر میں کینسر تھا۔ شروع میں ایک جراح کے علاج سے قدرے فائدہ معلوم ہوا تھا۔ مگر عام خیال یہی تھا کہ کینسر جایا نہیں کرتا۔ چنانچہ سندیلے سے اپنے خیال میں صحتیاب ہو کر آئے تھے۔ عید کے موقع پر غالباً وہ آخری ملاقات تھی۔ مرحوم نے خود کہا تھا کہ دو پیسہ میں ایک آنہ تکلیف رہ گئی ہے مگر چار ہی چھ روز کے بعد معلوم ہوا کہ مرض پھر عود کر رہا ہے۔ بڑھا اور تیزی کے ساتھ بڑھا۔ پھوٹا تو باہر کی طرف اور اندر گلے میں جس سے تمام زہر پھیلا گیا، اور آخر کار مرض الموت ثابت ہوا۔ اور ابدی نیند سلا گیا۔ خدا مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور باقی پس ماندہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اجتماع عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کے دوسرے دن احباب وطن کا اجتماع محمد حسین شمسی علوی رشتی ہاؤس نمت، نذر بلڈنگ نمت، نذر روڈ پر منعقد ہوگا اہل وطن کا فرض ہے کہ وہ بلا انتظار مخصوص دعوت نامے کے اس اجتماع میں ½۵ بجے شام کو شرکت فرمادیں اور کسی مخصوص دعوت نامہ کا انتظار نہ فرمادیں۔ اور اخبار کی اطلاع کو کافی سمجھیں۔

سعید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار
پریم کٹی کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا